مؤلف و مرتب: ظفر بن صادق

تعارف

پیَشن آف کرائسٹ(Passion Of Christ)

؎ ابنِ مریم ہوا کرے کوئی: میرے دکھ کی دوا کرے کوئی (غالبؔ)

ابنِ مریم کا پیَشن کسی تعارف کا محتاج نہیں۔

آپؑ رحمتِ خداوندی کے آفتاب بن کر اس بے نور و نوا دُنیا میں تشریف لائے۔ اور ظلمتوں اور مصیبتوں میں گرفتار انسانوں کو آپؑ نے زندگی و کامرانی کی جِلا بخش دی، جس سے تمام عالمِ انسانی میں امید اور حیات کا ایک نیا ولولہ جاگ اُٹھا۔

حضرت عیسیٰؑ اہلِ یہود کے ایک ایسے سنگدل و سفاک معاشرے میں تشریف لائے تھے، جہاں ہر کوئی اللہ کے احکام کو بڑی سخاوت اور شجاعت کے ساتھ مسمار کرنے میں اپنی جانیں لڑا رہا تھا۔ جن کی تفصیلات سے آسمانی صحیفے اور زمینی لائبریریاں اُبل رہی ہیں۔ شیطان کی اطاعت میں یہودی علمائے دین نے اللہ کے مومن بندوں کو جس وحشت اور ہیبت کے ساتھ چُن چُن کر بھُونا، پیغمبروں کو گاجر مولی کی طرح تہِ تیغ کیا، اور نبیوں کو آروں کے بے رحم دانتوں میں دھکیلا، اس کی مثال اب تک کوئی محقق یا تاریخ دان پیش نہیں کر سکا۔

اہلِ یہود نے جس محنت اور یکسوئی کے ساتھ اللہ کے کلام، نبیوں اور معجزوں کو اپنے معاشرے میں تار تار کرتے ہوئے، گناہ و غضب کو خود پر لادا تھا، اسکی بدولت انمیں وحی، معجزات اور انبیاء کا سلسلہ آمد منقطع ہو گیا تھا۔ جس سے اللہ کی رحمتیں اور بخششیں ان پر لعنتوں اور خجالتوں میں بدل گئیں۔ ناکامیاں اور مایوسیاں ان کا مقدر بن چکی تھیں۔ اور یوں وہ کافر اقوام کی بیگار میں دھکیل دیئے گئے تھے۔ قرض کی لعنت اور غربت کی بیڑیوں نے انہیں سخت بے حال کر رکھا تھا۔ ان پر پھنکارنے اور بپھرنے والے موذی امراض اور طاغوتی روحوں کے غلبے ان کی شناخت بن چکے تھے۔

400 برس تک اہلِ یہود میں سلسلۂ انبیاء اور وحی منقطع رہنے کے بعد بالآخر اللہ نے اپنی روح و کلمے یعنی عیسیٰؑ (روح اللہ اور کلمتہ اللہ عیسیٰؑ کے آسمانی لقب ہیں) کو ان کے پاس بھیجا۔

حضرت عیسیٰؑ کا ظہور ہوا تو عرش و فرش سمیت ساری کائنات میں ہر سُو جشنِ لاثانی کے چشمے پھوٹ پڑے۔ فرشتوں کے ایک نورانی لشکر نے آسمانوں پر امن و سلامتی کے صُور و سنگیت سے ایک لافانی سماں باندھ ڈالا۔ انہی کا ایک غول زمین کے باسیوں کو عیسیٰؑ کی پیدائش اور اس کے وعدے کا مژدہ سنانے پر موقوف ہو گیا تھا۔

لیکن دوسری طرف ابلیس اور اسکی سلطنت پر گویا قیامت ٹوٹ پڑی۔ صدیوں سے جن گناہوں اور تاریکیوں کی مدد سے اس نے وحی اور پیغمبروں کا سلسلہ منقطع کر رکھا تھا، وہ سبھی کچھ اسے اب تباہ و برباد ہوتے نظر آ رہا تھا۔ اور نورِ خدا (عیسیٰؑ) کے جمال سے خود شیطان کی بادشاہت گویا جھٹکوں کی نذر ہونے لگی تھی۔ لہٰذا اس نے جھٹ عیسیٰؑ کی ہر حیثیت کو جھٹلانے کا پروگرام مرتب کر ڈالا۔

ولادتِ عیسیٰؑ کے وقت شیطان نے جس قوت کے ساتھ آپؑ اور آپؑ کی والدہ، مریمؑ کو ختم کرنے کے لئے آسمان اور زمین کے جو قلابے ملا دیئے، اسے قرآن شریف میں اللہ نے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

"پھر وہ اس بچےؑ (عیسیٰؑ) کو لئے ہوئے اپنی قوم میں آئی۔ لوگ کہنے لگے۔ 'اے مریم، یہ تُو نے بڑا پاپ کر ڈالا۔ اے ہارون کی بہن، نہ تیرا باپ کوئی بُرا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی کوئی بدکار عورت تھی۔ مریم نے بچےؑ کی طرف اشارہ کر دیا۔ لوگوں نے کہا۔ 'ہم اس سے کیا بات کریں جو گھوارے میں پڑا ہوا ایک بچہؑ ہے؟' بچہؑ بول اُٹھا۔ 'مَیں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دی ہے، اور نبی بنایا ہے اور با برکت کیا۔ جہاں بھی رہوں، اور نماز اور زکواۃ کی پابندی کا حکم دیا، جب تک مَیں زندہ رہوں اور اپنی والدہ کا حق ادا کرنے والا بنایا، اور مجھ کو جبّار اور شقی نہیں بنایا۔" (سورۂ مریم ۲۶ تا ۳۰ آیات)

نومولود عیسیٰؑ اور مریمؑ کو شہید کرنے کی ابلیسی سازش جب سخت ناکام ہو گئی تو ابلیس نے اپنے ایک اور چیلے، یہودی حاکمِ وقت، ہیرودیسِ اعظم کو شہادتِ عیسیٰؑ پر مامور کر ڈالا۔ جس نے عیسیٰؑ کی جائے ولادت (بیت لحم) اور اس کے گرد و نواح میں دو سال سے کم تمام نرینہ بچوّں کو تہِ تیغ

کرنے کا حکم صادر کرڈالا- اس کے خیال میں وہ نومولود عیسیٰؑ کو اس (نعوذ باللہ) خونی آندھی میں لپیٹ کر ابلیس کی سلطنت بحال کر پائے گا- لیکن ہیرودیس کے مذکورہ پلان سے پہلے ہی اللہ نے عیسیٰؑ اور آپؑ کی والدہ کو مصر روانہ کر دیا- لیکن ابنِ مریمؑ جب لڑکپن میں اپنے آبائی وطن، میں دوبارہ لوٹ آئے اور تبلیغ کا کام شروع کیا تو شیطان نے اب یہودی علماء کو مسیحؑ پر ہاتھ ڈالنے کے لئے وقف کر دیا- چنانچہ اب جب کبھی علماء آپؑ کو ''قُم'' (قرآن) کہہ کر مُردے زندہ کرتے دیکھتے یا کسی مادر زاد اور لاعلاج مریض کو آپؑ کے ہاتھوں معجزانہ شفا پاتے دیکھتے تو وہ فوراً مخالفت کا ایک طوفانِ شر، سر پر اُٹھالیتے اور جب آپؑ لوگوں کو جنوں اور بھوتوں کے قبضوں سے آزاد کرتے تو علماء آپؑ کو نعوذ باللہ طاغوتی عامل گردانتے تھے- ایسی ہی چالیں وہ آپؑ کی تعلیم و تبلیغ کے سلسلے میں کرتے- کبھی کوئی سیاسی، مالی یا معاشی مسئلہ آپؑ کے سامنے کھڑا کر کے آپؑ کو پھاندنے اور پھُسلانے کی کوشش کرتے، کبھی کسی دینی و شرعی تقاضے کا بھونچال کھڑا کر دیتے- اور اگر کہیں کوئی بن نہ پڑتا تو وہ آپؑ کے بیانات کو توڑنے مروڑنے کی کوشش میں جُٹ جاتے-

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے عیسیٰؑ کی زمینی خدمات مکمل ہونے پر جب آپؑ کو سب کے سامنے زندہ آسمان پر اُٹھالیا تو شیطان کو سخت دورے پڑنے لگے- اور اب اسے اپنی موت اپنے سامنے نظر آرہی تھی- اسے بخوبی علم تھا کہ اب عیسیٰ مسیحؑ روزِ قیامت میں آکر، اسے گرفتار کریں گے اور پھر وہ اتھاہ گڑھے میں بند کر دیا جائے گا- اور یوں وہ اور اسکی ساری سلطنت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مفقود ہو کر رہ جائے گی- لہٰذا اب اس کی بقا کا واحد حل یہی ہے کہ وہ تا قیامت ابنِ مریمؑ کے وجود، معجزات، کلام اور حیثیت کو دُنیا میں نعوذ باللہ جھوٹا، غلط اور لغو ثابت کرنے میں بدستور جٹا رہے- اور یوں عیسیٰؑ مسیحؑ کے متعلق اللہ کے ہر فرمان کو نعوذ باللہ شک و شبہات کا پہاڑ بنانا شیطان اور اس کے چیلوں کا پیَشن (passion) بن گیا-

عیسیٰؑ اور آپؑ کے کلام کے خلاف کفر تولنے میں ابلیس ہزارہا سال سے اپنے ہر جھوٹے، فریبی، خونی اور سفلی طریقوں کو بروئے کار لانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا- آج کے میڈیائی اور الیکٹرونک سسٹم سے خبریں اور اطلاعات منٹوں سیکنڈوں میں دُنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جا پہنچتی ہے، اس تکنیک کو شیطان بڑی چابکدستی کے ساتھ استعمال کر کے روح اللہ (عیسیٰؑ) اور کلام اللہ کے خلاف جھوٹے بہتان کُل عالم میں پہنچانے میں مگن رہتا ہے- کہیں روح القدس سے آپؑ کی پیدائش، معجزات اور تعلیم کے خلاف The Last Temptation of Christ اور The Da' vinci Code جیسی بیسیوں کافرانہ فلمیں منظرِ عام پر لانے میں ہمہ تن مصروف ہے- کہیں وہ ریڈیو، ٹی وی وغیرہ کے پروگراموں، کہیں ڈراموں اور مذاکروں وغیرہ میں اپنی خرافات بکھیرنے میں جٹا ہوا ہے اور کہیں مذہبی بدعتوں میں عیسیٰؑ کی الہامی حقیقت پر سیاہ بادل تاننے میں کوشاں ہے- علمی ریسرچ کی آڑ میں مخالفِ مسیحؑ و مخالف خداوندی پر صدیوں سے اب تک شیطان کتابوں کے جو انبار لگا چکا ہے، اس کی فہرست تیار کرنے میں تو محققین کی کوئی ٹیم ہی اپنی عمر کے حصے وقف کرے گی- خود ہماری اس اکیسویں صدی میں محض کچھ عرصہ قبل The Da' vinci Code نامی کتاب نے عیسیٰؑ کے متعلق تمام آسمانی صحیفوں کے دعوے جھوٹے ثابت کرنے میں اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا لیا- اور شیطان کے بعض سپاہی تو آج تک آپؑ کے وجود، معجزوں، آسمان پر زندہ اُٹھائے جانے اور انجیل کی حیثیت کو قطعی غیر حقیقی ثابت کرنے میں اپنی ساری طاقتیں صرف کرنے میں تلے ہوئے ہیں مگر دلچسپ بات تو یہ ہے کہ ابلیس ہر بار اللہ سے منہ کی کھانے کے باوجود اپنی سرکشی اور گھمنڈ پر ہنوز قائم ہے-

لیکن اللہ کی حکمت تک شیطان آج تک پہنچ پایا ہے، نہ پائے گا- یہ اللہ ہی کی حکمت جو اس نے ابنِ مریمؑ کے شب و روز کے تمام واقعات و معجزات کو آپؑ کے حواریوںؓ کی معرفت قلم بند کرا کے شیطان کی تمام سازشوں کو خاک میں ملا دیا- اور یہ نسخے جو پہلی صدی عیسوی میں یونانی زبان میں لکھے گئے تھے، ویٹی کنؔ اور اسکندریہؔ میں محفوظ ہیں- مرّتب نے تیسری صدی عیسوی کے انجیلی نسخے کے ایک ورق کی فوٹو کتابِ ہذا میں شامل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے- مذکورہ نسخہ اس دور کے مطابق خصوصی پتّوں کے ٹکڑوں پر کندہ ہے- اسی طرح چوتھی صدی عیسوی کا ایک ایسا ہی نسخہ برٹش لائبریری، لندن کی زینت بنا ہوا ہے جو خود اِس مرّتب کی آنکھوں سے گزرا ہے (مرّتب نے اپنے قارئین کی دلچسپی کے لئے مذکورہ نسخہ کی انقال کتابِ ہذا میں آویزاں کرنے کی سعادت بھی حاصل کی ہے)-

پھر 1814ء میں ہندوستان کے ایک مشہور و منفرد عالم مولوی محمد فطرؔت لکھنوی (آپ شیرازی بھی کہلاتے تھے) نے اسے یونانی زبان سے اُردو کے سانچے میں ڈھالکر اس دور کے واحد اہلِ کتاب اور ایمان کی حرارت والے مقامی باشندوں (مسلمانوں) کے ہاتھوں میں پہنچایا، جس سے وہاں کے مسلمانوں کو پہلی مرتبہ اُن کے پیغمبرِ شفا، (عیسیٰؑ) کے حالاتِ زندگی اور معجزات کی تفصیل خود اُن کی اپنی بولی، اُردوئے ریختہ میں پڑھنے کو میّسر ہوا- قرآن اور

حدیث میں حضرت عیسیٰؑ کی کرشمہ ساز شخصیت، تقدّس اور عظمت کی تفصیلات تو اہلِ ہند کے واحد ایمان والوں (اہلِ کتاب یعنی مسلمان) کے سینوں میں پہلے ہی موجزن تھیں، لیکن ان پر کتابی ذخیرہ اول تو ناکافی تعداد میں دستیاب تھا- اور دوم، ان میں اکثر مواد عربی، فارسی یا ثقیل اردو (اردوئے معلی) میں میّسر تھا جو عام آدمی کی سمجھ سے کہیں بالا تر تھا- مگر مولوی محمد فطرؔت نے حضرت عیسیٰؑ کے حوارؓیوں کی اصل یونانی تحریروں کو جس آسان اور سادہ ریختہ میں پرو کر ہندوستان کے مسلمانوں کے ہاتھوں میں پہنچایا، وہ نہ صرف اردو ادب میں فنِ نثر میں ایک عظیم انقلابی شہ پارے کی حیثیت رکھتا ہے، بلکہ خود مسلمان علماء کی اسلامی تحریروں میں تذکرات و معجزاتِ مسیحؑ کو بیان کرنے میں ایک نیا سنگِ میل تھا-

"ابنِ مریم ایک حواری کی نظر میں" اسی سلسلے کا ایک مجموعہ ہے، جسے خود آپؑ کے ایک حواریؓ ابنِ حلفئیؓ نے یونانی زبان میں (اس دور میں یونانی علمی زبان تھی) تحریر فرمایا تھا- آپؓ نے عیسیٰؑ کے ساتھ تین برس سے زائد عرصہ گزارا تھا- آپؑ کے معجزات اور یہودی علماء کے ہاتھوں عیسیٰؑ کی اُٹھائے جانے والی صعوبتوں اور عقوبتوں کے چشم دید گواہ کی حیثیت سے آپؓ کی تحریر میں عیسیٰؑ کی اللہ کے ساتھ یگانگت اور قربت کے علاوہ شیطان کے ساتھ آپؑ کی روحانی جنگ اور اس پر غالب آنے کی تفصیلات قلمبند ہیں، جس سے انسان کے ساتھ خدا کی بے تحاشہ محبت، رحم اور مغفرت کا بھرپور انکشاف ملتا ہے کہ اس کا یہی پیش عیسیٰؑ کے وجود میں نظر آتا ہے-

امید ہے کہ "ابنِ مریم ایک حواریؓ کی نظر میں" آپ کو تازہ دم کر پائے گی!

؎ تیرا پتہ چمن کو صبا سے مل گیا
بلبل کو وجد آگیا غنچہ بھی کھِل گیا-